سید شریف احمد شرافت نوشاہی

تاریخ نامۂ قلعہ رہتاس

عہدِ عالمگیری کا ایک نادر مخطوطہ

سلاطینِ اسلام کی تیار کردہ پُرشکوہ عمارتوں میں سے قلعہ رہتاس ایک عظیم ترین یادگار ہے، جو شہر جہلم سے گیارہ میل مغرب کی طرف نالہ گھان کے جنوبی کنارہ پر شیر شاہ سوری نے اپنے عہدِ حکومت میں زرِ کثیر صرف کر کے تعمیر کرایا۔ مؤرخین نے اس کے متعلق اپنی کتابوں میں مضامین لکھے ہیں اور اس قلعہ کی آبادی کی تاریخ اور تفصیل بخوبی بیان کی ہے۔ جیسا کہ:

(۱) منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات نے جو سکھوں کے عہد کا مشہور مؤرخ تھا۔ اپنی کتاب چار باغِ پنجاب فارسی میں اس کے متعلق لکھا ہے:

"قلعہ روطاس (کذا) معہ سرائے بیرون در عہد شیر شاہ بادشاہ در ۹۴۸ ہجری تعمیر پذیرفتہ۔ گویند چہل لکھ و بیست و پنج ہزار روپیہ مصارفِ ایں حصار شدہ است[۱]" (قلمی ورق ۷۷)

"قلعہ رہتاس مع باہر والی سرائے کے شیر شاہ بادشاہ کے زمانہ میں ۹۴۸ ہجری میں تعمیر ہوا۔ کہتے ہیں کہ چالیس لاکھ اور پچیس ہزار روپیہ اس قلعہ پر خرچ ہوا۔

(۲) مفتی غلام سرور لاہوری کتاب مخزن پنجاب صفحہ ۱۳۰ پر لکھتے ہیں:

"رہتاس سندھ ساگر دوآب میں یہ بڑا سنگین قلعہ دریائے جہلم کے داہنے کنارے سے مغرب کی سمت کو بفاصلہ چھ میل واقع ہے۔ بانی اس قلعہ کا شیر شاہ بادشاہ افغان ہے، جس نے اس قلعہ کو بعد بے دخل کرنے ہمایوں بادشاہ کے ۱۵۰۲ء[۲] میں بصرف پندرہ لاکھ روپیہ کے بنوایا، اور خواص خان ایک اپنے معتمد امیر کو بارہ ہزار سوار جرّار دے کر یہاں مامور کیا، اس خیال سے کہ مغربی بادشاہوں کا حملہ ہند پر نہ ہو۔ اور وہ آئندہ پنجاب میں آنا نہ پائیں۔ یہ قلعہ پہاڑ میں گکھڑوں کے ملک کی سرحد پر بنا ہوا ہے۔ اور استحکام اور مضبوطی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ بیرونی دَور اس کا اڑھائی کوس اور اندرونی حصہ اڑھائی میل۔ شکل اس کی مستطیل ہے۔ دیواریں اس کی تیس فیٹ یا چوبیس ہاتھ چوڑی و موٹی ہیں۔ اور چونہ و پتھر کی نہایت سخت و سنگین عمارت ہے۔

باراں دروازے نہایت مضبوط اور بلند اور فراخ بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے خاص دروازہ[سلہ]۔ اور دروازہ لنگر خانہ۔ اور دروازہ کابلی۔ دروازہ سوہلی[سلہ] ایسی بلندی و استحکام کے ساتھ بنائے گئے ہیں کہ انسان دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ دو طرفیں قلعہ کی درمیان ندیاں بہتی ہیں، مغربی دیوار اس کی دریائے گام پر[ھ] ہے۔ جو اس کی بنیادیں بہتا ہے۔ دیواروں میں دوہرے سوراخ گولے چلانے کے واسطے رکھے ہوئے ہیں، قلعہ کے اندر اگرچہ چند کوئیں اور ایک باؤلی پتھر کی بنی ہوئی ہے، مگر وہ اب پانی نہیں دیتی۔ باؤلی کی سیڑھیاں ایک سو اکیاسی ہیں۔ اور سیاہ پتھر کی عمارت ہے۔ سیڑھیاں چوڑی اس قدر ہیں کہ اگر ایک ہی دم ایک سو آدمی اس میں اتر جائے تو ممکن ہے قلعہ کے محلات شاہی و دیوانِ خاص و عام اور بڑی مسجد جو لنگر خانہ کے دروازہ کے پاس تھی سب منہدم ہو چکے ہیں، باعث اس کا یہ ہے کہ جب افغانی سلطنت آپس کی نااتفاقیوں کے سبب ضعیف ہوگئی۔ اور ہمایوں بادشاہ نے کابل سے آکر دوبارہ پنجاب کو لیا، تو اٹک سے اتر کر وہ یہاں پہنچا، اور یہ قلعہ، قلعہ دار سے اس نے بلا جنگ وجدل لے لیا۔ اور قلعہ کے اندر پہنچ کر جس قدر بڑے بڑے عالیشان مکان شیر شاہ کے بنوائے ہوئے تھے، سب اس نے مسمار کرا دیئے اور چاہا کہ کل قلعہ کو منہدم کر دیں، مگر جلدی کے مارے دہلی کو چل دیا۔ اس وقت بہت سے مکانات گرائے گئے۔ پھر بادشاہانِ چغتائی سے اس قلعہ کی مرمت کی طرف کوئی متوجہ نہ ہوا۔ اس واسطے مسجد بھی منہدم ہوگئی۔ بلکہ ایک طرف کی دیوار بھی ایسی برباد ہوئی ہے کہ اندر باہر آنے جانے والوں کو کوئی روک کی جگہ نہیں رہی۔ قلعہ کے اندر ایک طرف تو جنگل و ویرانہ ہے۔ اور دام و دد رہتے ہیں۔ شمالی گوشہ کے اندر ایک قصبہ آباد ہے، جس کو رہتاس کہتے ہیں، سکھوں کے وقت چھ سو گھر۔ اور ڈیڑھ سو دکان اس میں آباد تھی۔ اب اس سے بھی زیادہ آبادی ہے۔ دروازہ کے طرف کی دیوار اب بھی مضبوط و بلند کھڑی ہے۔ سوائے اس کے اور طرف پہاڑ ہے۔ اور اسی طرف زیر دیوار نالہ جاری ہے اور وسیع میدان ہے۔ یہ نالہ اگرچہ چوڑا بہت ہے، مگر خشک رہتا ہے۔ برسات کے موسم میں اس میں اس قدر طغیانی ہوتی ہے کہ لوگ اتر نہیں سکتے۔ اور اس کی تیزی کے سبب سے اکثر لوگ بہہ جاتے ہیں۔ قلعہ کے دروازہ کے باہر ایک چشمہ ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اور قصبہ کے لوگ اس کا پانی پیتے ہیں۔ یہ قلعہ خاص جہلم سے آٹھ میل راولپنڈی کے راستے پر واقع ہے۔"

یہاں ہم ایک رسالہ ناظرین کے سامنے پیش کر رہے ہیں، جو اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں کسی مؤرخ نے صرف اس قلعہ کے متعلق بنام "تاریخ نامۂ قلعہ رہتاس" لکھا ہے، اور اس میں اس قلعہ کے متعلق مفصل معلومات دی ہیں۔ اگرچہ مصنف نے اپنا نام درج نہیں کیا لیکن اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو تاریخ

شیر خاں زمعہ ان پسر حسن خاں محمد صحی ==

پر پورا پورا عبور ہے۔ یہ رسالہ مخطوطہ کی شکل میں میرے کتب خانہ میں موجود ہے، اس سے پہلے یہ طبع نہیں ہوا۔ میں اپنے احباب مکرم جناب حکیم محمد موسےٰ صاحب امرتسری، اور جناب مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری کا نہایت ممنون ہوں، جنھوں نے اس کی تصحیح و تکمیل میں میری مدد فرمائی ہے۔

سید شرافت نوشاہی۔ آستانہ عالیہ نوشاہیہ ساہن پال شریف

تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات

تاریخ نامۂ قلعۂ رہتاس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احوال ہمایوں و شیر شاہ سلاطین ہند و بناء قلعۂ رہتاس

شناسائے احوال دریں تاریخ کہ بظہور آمدہ بریں وجہ آوردہ اند کہ حضرت ہمایوں شاہ والاجاہ ہندوستان از نسل بابر شاہ ہندوستان بادشاہی اول چہار سال و چہار ماہ بیست و یک روز شرف نزول یافتہ حکم روائی ساخت۔ روزے شیر خاں افغان پسر حسن خاں لودی در سلک غلامان نواب خان خاناں بود۔ حضرت فرمود کہ از ناصیہ ایں، شعاع بخت و اقبال ظاہر می شود۔ بے وفائی او بخاندان اعلیٰ ازیں غلام مے آید۔ باید کہ خرج نمایند۔ نواب خان خاناں شیر خاں افغان را بدر ساخت۔ چراکہ بخت و اقبال و تصرف ذات جناب بر شیر خاں افغان بود۔ چند ہزار ابدسگاں ہمراہ او جمع شدہ اولاً شہر پٹنہ در تصرف خود آوردہ باز حصار رہتاس کہ در دکھن براہ راسین بنا نہادہ آں حصار را معہ اسباب در تصرف خود آوردہ چند ہزار جوان کارطلب و کارزار ہمراہ فراہم شدہ طونغ و طومان بادشاہی ہندوستان را علم برافراخت۔ مرزا کامگار برادر خود حضرت ہمایوں سابقاً بصوبہ داری لاہور دستورے یافتہ۔ شیر خاں بموجب نوشت خواند ہمراہ مرزا کامگار صوبہ لاہور چناں داشت کہ اے شہزادۂ بلند اقبال، بر جلوس ہندوستان آں جناب را خواہم نشانید۔ اتفاق طرفین صورت پذیرفت۔ مرزا کامگار از سلطان ہمایوں بموجب صلاح شیر خاں در لاہور باغی و سرکش شد۔ چوں شاہ ہمایوں

بموکب اقبال یورش برصوبہ لاہور و شیرخاں برافراخت - ازجانبین نبرد پرداخت - ازکج بازی فلک پائے ثبات فوج ہمایوں بجائے نماند - سلطان ہمایوں از مرزا کامگار و شیرخاں نفاق یافتہ عنان اقبال بانیا ساخت - برآب بہتہ عبور شدہ در ولایت گکھڑاں و بوگیالاں شرف نزول یافتہ - لیکن امداد بنظر نیامدہ - از گذر آب سندھ عبور شدہ باچندیں غلامان خاصہ مشرف خدمت شاہ ایران شدند۔ شیرخاں افغان برجلوس ہندوستان متمکن گشت، و مرزا کامگار را لصوبہ داری کابل ممتاز ساخت و خود بندوبست صوبہ لصوبہ ہندوستان، دکھن و پورب وغیرہ عمال جاری ساخت - ممالک محروسہ ہندوستان درتصرف خود آوردہ خزانہ و دفتر با امرایاں دادہ ایشاں را پایہ بہ پایہ سربلند ساخت - آنکہ در مقرب بساط خاص مصاحب دلو با مجالس جانفزا از الاجاہ ساہو سلطانی را ایں حکم صادر شد کہ معہ خزانہ عامرہ کہ درمیان آب بہتہ و سندھ کسے جائیکہ خاطر ملاحظہ نمودہ قلعہ و حصار پختہ چناں بنا نہند کہ اندرون قلعہ جا و مقام سی ہزار سوار و پنجاہ ہزار پیدل و پنجاہ ضرب توپ و پانصد زنبورہ اندرون می باشد - اگر شاہ ایران فوج امداد ہمراہ ہمایوں یورش ہندوستان خواہند ساخت - تا مقابلہ جنگ درمیان آب بہتہ و سندھ خواہد ماند - بموجب امر عالی تمام جا و مکان میان آب بہتہ و سندھ ساہو سلطانی ملاحظہ نمودہ بمفاصلہ آب بہتہ بجاطہ شش کروہ جرہی روز مبارک یکشنبہ پانزدہ ماہ ربیع الآخرہ سنہ نہصد و چہل و ہشت جہاں افروز بہ برج حمل بود کہ بنا ایں قلعہ نہادہ - و نقشہ ایں حصار در دکھن است - ایں حصار در سمت راجہ بکرماجیتی یک ہزار و پانصد و نود و نہ نہادہ - و دکھن رہتاس راسین بنا نہادہ - بران نقشہ بنا ایں حصار مرتب ساخت - تاریخ و نقشہ حصار رہتاس اول ہمین ست مثل ایں حصار دیگر حصار نبودہ - اول بنا قلعہ اندرون دولت خانہ بادشاہی مرتب شد - اول دروازہ لنگرخانی کہ دراں دروازہ لنگر و نان پختہ - دوم دروازہ کابلی کہ روئے طرف کابل است کہ زیر آں باؤلی کلاں و چہار گرد باؤلی دیوار برائے آوردن آب در حصار - سویم دروازہ شاہ چاندولی کہ گذر آب بر حصار بیرون قلعہ است - بعد ازاں برائے آب اندرون آوردن زیر لنگرخانی دیگر باؤلی بنا نہادہ - و یکے سوراخ ہمیں طور نہادہ کہ راہ از قلعہ بیرون پردگیاں وغیرہ بر سر مے آید - چہارم دروازہ طلاقی نام کہ بر سر چشمہ آب آں دروازہ است، طلاقی نام ازیں موجب نہادہ کہ روزے شاہ جواں بخت بسیر و تماشا در قلعہ داخل شد - ہماں روز بیمار شد - باز ساہو سلطانی مدار المہام حصار نام طلاقی نہادہ کہ شاہاں را اندر راہ

نوٹ:۔ نانک (سکھ گرو) کی پیدائش کی جگہ اور سنہ و سال ؟

آمدن نحس است۔ زیر دروازہ چشمہ ایست در سمت بکرما جیتی یک ہزار و پانصد و چہل و پنج گورو نانک در دور شاہ بابر بر ایں چشمہ چند روز خدا پرستی کردہ و آب از چشمہ جاری شد۔ گورو موصوف ایں امر فرمود کہ در ایں مقام حصار پختہ و آبادی خواہد شد۔ آں وقت حصار نبود۔ باز ایں امر فرمود کہ در ایں چشمہ ہر کدام انسان سازند امورات او صورت پذیر و قبول خواہد شد۔ و گورو نانک در عہد شاہ بابر در سنہ ہجری ہشت صد و ہشتاد و پنج۔ و در سمت بکرما جیتی یک ہزار و پانصد و بیست و ہفت در خانہ کالو ویدی در قصبہ تلونڈی وقت نیم شب تولد شد۔ و عمر گورو موصوف ہفتاد سال در خدا پرستی شدہ۔ اندرون حصار سنگین دولت خانہ شاہی دو صد و پنجاہ بیگہ مقرر و سہ محل سرائے کلاں بگنبد سفید برائے دیدگاہ اندرون دولت خانہ بادشاہی مرمت نمودہ۔ و یک مسجد متصل دروازہ کابلی بنا نہادہ۔ تاریخ ایں حصار ساہو سلطانی بر دروازہ لنگر خانی بر سنگ سفید نقش کردہ اند۔ ہر کدام را کہ اعتبار نباشد تاریخ بر سنگ ملاحظہ سازد:

.... ز ہجرت گذشت ست سال — بہ نہصد چہل ہشت آمد جلال

نصب کردہ ایں قلعہ سنگیں کبار — شہنشاہ شیر است عالم شکار

زبخت و ایازت و ایاز ثانی

تمامش کنانید ساہو سلطانی

مجملاً آنکہ در سنہ ہجری نہصد و چہل دہ و سہ بنار ایں حصار سنگیں رہتاس کا فوری نقاش بیرون لساعات مبارک ہر دو دم مقرب لساط دہ عقل ارسطون و افلاطون بود۔ اول بنار سہیل دروازہ کہ طرف دکھن ست نام نہادہ کہ سہیل ستارہ آں طرف سے آید۔ دوم دروازہ بیچل والا خورد۔ سوم طولا موری آب رواں خورد و تنگ ست نام نہادہ۔ از ایں راہ سواری نمی آید۔ آدم وقت بے وقت سے آید۔ آں روئے بر آب بہتر است۔ دیگر سہ دریچہ خورد برائے آب بیرون رفتن آں طرف داشتہ۔ چہارم دروازہ کتیالی کہ روئے آں بآب گذر کتیالی۔ پنجم دروازہ کلاں کہ خواص خانی دو دروازہ .... و بیرون چہار گرد دیوار پختہ یکہ خواص خاں نام شہزادہ است کہ در شجاعت و سخاوت و دلیری و قوت ثانی او دیگر نبودہ۔ از شاہ دالا باغی و سرکش بود چند جنگ مردانہ و رستمانہ کرد۔ بگفتہ بادفروش سربراہ خداداد در دروازہ رہتاس آمدہ درجہ شہادت یافت۔ از ایں موجب نام خواص خانی نہادہ۔ دیگر دروازہ موری۔ روئے آں

شمال باآب گذر منگل ہست وغیرہ دریچہ آب رواں بروں بسیار ست۔ قلعہ بیروں معہ مشارکت دیوار اندرون قلعہ چہل وپنج برج ودیگر برج اندرون حصار معہ باؤلی سی برج مقرر اند۔ وکنگرہ اندرون حصار سنگین یک جانوشتہ اند۔ وکنگرہ بیرون واندرون یک ہزار ونہصد بموجب شمار قانونگویان[26] مقرر اند۔ احاطہ بیرونِ قلعہ بموجب پیمایش مدیر چہار گرد سہ ہزار و یک صد وسی کروں[27] نصفے حصہ گذاشتہ پنج صد وبیست ودو کان[28] سے باشد۔ عرض طول آں گروہ ہشت صد وہفتاد وسہ کنال[29] قلعہ اندرون احاطہ است۔ وہر دو حصار در پیمایش بیرون چہار گرد برسہ کردہ است۔ یک کردہ جریبی یک ہزار وسہ صد وشصت کروں سے باشد۔ بموجب ایں حساب چہار ہزار وہشت کروں باشد۔ پیمایش مدیر یک ہزار وسہ صد وپنجاہ وہفت بیگہہ معہ[30] دیوار ہر دو قلعہ بموجب پیمایش مقرر ست۔ وخرچ ایں حصار سنگیں معہ خرچ سپاہ یازدہ کروڑ و یک لکھ وہفت ہزار ونہصد وہفتاد وپنج روپیہ وشش آنہ پائی بالا بالکل۔ دوازدہ سال و یک ماہ بموجب کاغذ سا ہو سلطانی گردیدہ۔ وخرچ سپاہ معہ مدار المہام حصار چہار کروڑ۔ وخرچ قلعہ ہر دو معہ دولت خانہ ہفت کروڑ و یک لکھ وہفت ہزار ونہصد وہفتاد وپنج روپیہ وشش آنہ و پائی بالا اند۔

ثانیاً آنکہ سلطان ہمایوں دوازدہ سال در ایران اقامت پذیر ماندہ دقتیکہ بخت اقبال یاوری کرد سلطان ہمایوں بامداد ایران بر رایاتِ اقبال از دریائے سندھ عبور شدہ شرفِ نزول اتفاق رہتاس گردید۔ سابقاً ایں حصار درست نبود۔ شاہ والاجاہ بدولت واقبال ایں حصار سنگین را ملاحظہ ساخت۔ امر عالی صادر شد کہ دیوار ایں حصار از بیخ وبُن کندہ آید۔ لیکن آنکہ امیرانِ ایران بامداد مقرب بساط ایں عرض ساخت کہ جناب عالمیان سر انجامی کار ہندوستان بسیار ست ایں قلعہ را مسمار نسازند۔ دو سہ کنگرہ مسمار ساخت۔ بنا ایں حصار پسند خاطر ومنظور نگردید۔ آنکہ شہر ہندوی بیرون حصار بر ساحل جوئے آب شیر خاں[31] وسلیم خاں آباد نمودہ بود او ہم پسند خاطر شاہ والاجاہ نگردید۔ قدرے علاقہ چہاردہ تپہ[32] کمرے[33] ہائے بر آب بہتہ وغیرہ گرد جوار برائے اصراف تعلق ایں حصار داشت۔ سلطان ہمایوں بر رایاتِ اقبال از رہتاس بدولت اقبال سوار شدہ بر جلوس ہندوستان مدار السلطنت دہلی مشرف شد وامیران سلیم خاں بیشں سواران ایران پائمال شدہ واد باروا قرار شدہ۔ تمام راجہ ہائے ورانہ ہائے وامرایان ہندوستان سعادت بوس ہمایوں شد۔ بعد از چند مدت ہمایوں شند کار شد۔ وتمام کارخانجات

بیوتات ہندوستان بر بیرم خان خانان بود۔ اکبر جلال الدین غازی اولا از نفاق خانان در کلانور و پٹیالہ تشریف ارزانی فرمودہ بعد ازاں بساعات سعید بر جلوس ہندوستان در سمت یک ہزار و شش صد و بیست بکرماجیتی بر تخت ہندوستان نشست۔ پنجاہ و دو سال حکمرانی ساخت۔ و شہر اکبرآباد بنام نہادہ و تمام ہندوستان در تصرف خود آورد۔ چنانچہ راجہ بیربر در عقل و بینائی ارسطو و افلاطون بود و راجہ ٹوڈرمل علم سیاق از ایران آوردہ کارخانہ دفتر آغاز ساخت۔ سابقاً در ہندوستان سہنس کرت ہندی بود۔ و راجہ ٹوڈرمل حساب و دفتر ہندوستان مقرر ساخت۔ و دام داری حساب ممالک محروسہ مقرر ساخت۔ تعلقہ بتعلقہ کریہ بکریہ آباد و بنجر افتادہ و پیمودہ وزن بوزن دام داری سر و بیات بستہ پرگنہ رہتاس در دفتر اکبری یک کروڑ و شصت لکھ دام پختہ است۔ در عہد شاہجہانی و عالمگیری و پنج لکھ دام تکمینہ آئین پانصدی بستہ در پرگنہ رہتاس چہار صد و چہل کریہ خورد و کلاں در عہد عالمگیری اند۔ و چہاردہ تپہ

۱۔ اکبرپور سلیمان۔ ۲۔ شاکرپور جلال۔ ۳۔ سہلیالہ۔ ۴۔ اسکندرالہ۔ ۵۔ راجو۔ ۶۔ باربگالہ
۷۔ حویلی خاص۔ ۸۔ شاہجہانی۔ ۹۔ پیروزالہ۔ ۱۰۔ سنبلے۔ ۱۱۔ کھڑی تولیالہ۔ ۱۲۔ عبیسیالہ۔ ۱۳۔ ٹھورالہ
۱۴۔ پینیالہ۔

تمام شد

حواشی:

۵۱ باربانغ پنجاب قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب ۵۲ کاتب کی غلطی سے ۱۵۰۴ء لکھا گیا ہوگا ورنہ دراصل ۱۵۴۱ء میں قلعہ رہتاس کی تعمیر ہوئی۔ ۱۲ ۵۳ مراد دروازہ خواص خانی ۱۲

۵۴ مراد دروازہ سہیل ۱۲ ۵۵ مراد دریائے گہان ۱۲

۵۶ آب بہتہ۔ بہت اور ویہت پرانے زمانہ میں دریائے جہلم کو کہتے تھے ۱۲

۵۷ ولایت گکھڑاں سے مراد قوم گکھڑ کا علاقہ ہے ۱۲ ۵۸ ٹیکیال ایک قوم کا نام ہے جو گکھڑوں کی ایک شاخ ہے۔ جو بگا خان گکھڑ کی اولاد ہیں ۱۲ ۵۹ آب سندھ سے مراد دریائے اٹک ہے۔

۶۰ لنگر خانی دروازہ۔ یہ دروازہ پچاس فٹ اونچا اور ساڑھے گیارہ فٹ چوڑا ہے۔ اس کے اندرونی حصے میں لنگر خانی طویلہ ہے۔ جس میں گودام، کنواں اور باورچی خانے کے آثار اب بھی نمایاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہاں پر مفت لنگر

جاری رہتا تھا۔ اسی مناسبت سے اس کو لنگر خانی دروازہ کہتے ہیں۔۱۲

۱۱ہ کابلی دروازہ۔ یہ دروازہ بھی دو برجیوں پر مشتمل ہے۔ صدر دروازے کے بالائی حصے میں رہائشی کمرے ہیں۔ جسے بالاخانہ کہا جاتا ہے۔ مغربی جانب کھلنے والی کھڑکیوں کے دونوں جانب پتھر کی سل پر عربی طرز تحریر میں اَللّٰہ لکھا ہوا ہے، جس کے چاروں طرف حاشیہ بندی کی گئی ہے۔ محراب کے اوپر مربع پتھر کی سل پر کلمہ طیبہ تحریر ہے۔

۱۲ہ باؤلی اس کنواں کو کہتے ہیں جس میں پانی کی تہ تک سیڑھیاں اترتی ہوں۔ ۱۲

۱۳ہ شاہ چاند ولی دروازہ۔ شاہ چاند ولی نے اس قلعہ کی تعمیر میں بہت حصہ لیا تھا۔ چنانچہ اس دروازے کا نام ان ہی سے منسوب کیا گیا تھا۔ دروازے کے اندرونی جانب شاہ چاند ولی کی قبر موجود ہے۔ ۱۲

۱۴ہ طلاقی دروازہ۔ یہ دروازہ باگرونانک کے چشمہ کی جانب کھلتا ہے۔ دروازے کے بیرونی حصے پر سنگ مرمر کی سل پر بزبان فارسی ایک کتبہ کندہ ہے۔ اور دوسری جانب دو کنول کے پھول ہیں۔ اس دروازے کا نام طلاقی سلیم شاہ سوری کے ایک حادثہ کی بنا پر رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ جب سلیم شاہ سوری اس دروازے سے قلعے میں داخل ہوا تو اسی وقت اسے شدت سے بخار چڑھ گیا، اسے بدشگونی سمجھ کر اس کا نام طلاقی دروازہ رکھا گیا۔

۱۵ہ علاقہ ساندر بار دوابہ رچنہ میں تلونڈی ایک مشہور قصبہ تھا، جہاں باباگورونانک صاحب پیدا ہوئے اب سینکڑوں سال سے ویران اور ٹیلہ بنا ہوا ہے۔ اس کے پاس اب ننکانہ صاحب آباد ہے۔ ۱۲

۱۶ہ یہاں سے ایک لفظ کرم خوردہ ہے۔ ۱۲ ۱۷ہ پنجاب وسہ کی بجائے اصل متن میں جیل دہ دسہ لکھا ہے۔ ۱۲

۱۸ہ ارسطو کا نام اصل نسخہ میں نون کے ساتھ ارسطون لکھا ہے۔

۱۹ہ سہیل دروازہ۔ یہ دو برجیوں والا دروازہ ہے۔ اس کے فن تعمیر میں ہندو اثرات موجود ہیں۔ خاص طور سے کھڑکیوں اور جھروکوں میں زیادہ نمایاں ہیں۔ اس دروازے کے جنوب مغربی برج میں ایک بزرگ حضرت سہیل بخاری اس مدفون ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ ان کی وجہ سے اسے سہیل دروازہ کہا جاتا ہے۔

۲۰ہ پیپل والا دروازہ۔ اس دروازے سے ملحق پانی کا ذخیرہ رکھنے کے لیے ایک تالاب ہے۔ ۱۲

۲۱ہ تلاموری دروازہ۔ یہ ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ ۱۲

۲۲ہ کٹیالی دروازہ۔ آج کل یہ کسی دروازے کا نام نہیں۔ غالباً نام تبدیل ہو چکا ہے۔ ۱۲

۲۳ہ خواص خانی دروازہ۔ اس دروازہ کا نام شیر شاہ کے مشہور سردار خواص خان کے نام پر رکھا گیا۔ بیرونی دروازے کے شمالی جانب اس کا سر مدفون ہے۔ اس دروازے میں دو عربی محرابیں ہیں۔ اور ہر محراب کی دونوں جانب

کنول کے پھولوں کے نمونے کندہ ہیں۔ دروازے کے بالا خانہ کی کھڑکیوں کے اوپر محراب کے دونوں جانب لفظ اللہ کندہ ہے
اور ساتھ ہی دو قرآنی کتبے بھی تحریر ہیں۔ ۱۲ ۲۴ یہاں سے دو تین لفظ کرم خوردہ ہیں۔

۲۵ موری دروازہ۔ جو راستہ چکوال کو جاتا ہے یہ دروازہ اس رخ پر بنایا گیا ہے۔ ۱۲

۲۶ قانونگوئے ایک عہدہ ہے جو پٹواریوں پر افسر ہوتے ہیں۔ ان کو گرداور بھی کہا جاتا ہے۔ زمین کی پیمائش اور حساب وغیرہ میں بڑے قابل ہوتے ہیں۔ ۱۲ ۲۷ کروں۔ زمین کی پیمائش کرنے والوں کی اصطلاح میں بائیس انچ کا ایک ہاتھ ہوتا ہے، اور تین ہاتھ کا یعنی ساڑھے پانچ فٹ کا ایک گرڈل ہوتا ہے۔ ۱۲ ۲۸ کان۔ تین کرول یعنی ساڑھے سولہ فٹ کا ایک کان ہوتا ہے۔ اگر ایک کان طول اور ایک کان عرض ہو تو ایک مرلہ زمین ہوتی ہے۔ ۱۲

۲۹ کنال۔ بیس مرلہ کی ایک کنال زمین ہوتی ہے۔ ۱۲ ۳۰ بگھہ۔ چار کنال زمین کا ایک بگھہ ہوتا ہے۔ ۱۲

۳۱ شیر خاں سے مراد شیر شاہ سوری۔ اور سلیم خاں سے مراد اسلام شاہ المعروف سلیم شاہ سوری ہے۔ ۱۲

۳۲ تپہ اس زمانہ میں بجائے ضلع کے ہوتا تھا کئی دیہات اس کے ساتھ متعلق ہوتے تھے ۱۲۔ ۳۳ اصل نسخہ میں کریہ ہائے کاف کے ساتھ لکھا ہے جو دراصل قاف منقوطہ کے ساتھ قریہ ہائے ہونا چاہیے جس سے مراد مواضعات یعنی گاؤں ہیں جہاں جہاں کریہ لکھا ہے وہاں قریہ مراد ہے۔ ۱۲ ۳۴ کلانور ایک قصبہ کا نام ہے جو ضلع گورداسپور میں ہے۔ اکبر بادشاہ ۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ (۱۴ فروری ۱۵۵۶ء) میں وہاں تخت نشین ہوا تھا۔ ۱۲ ۳۵ وٹالہ۔ بٹالہ۔ ایک قصبہ کا نام ہے جو آج کل ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل ہے۔ اس کی آبادی کے متعلق شیخ جلال الدین ابوبکر اکبرآبادی تذکرۂ قصبۂ بالا (۹۴۷-۹۵۲) میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ قطب العالم شیخ جوہر بندگی لاہوری (متوفی ۹۱۰ھ) کوہستان کانگڑہ کی طرف سے لاہور آرہے تھے۔ راستہ میں ایک بلند جگہ آئی۔ فرمایا کہ اس جگہ میرے مرید رام دیو کے ذریعہ بڑی آبادی ہو جائے گی۔ چنانچہ بعد ازاں دولت خاں لودھی نے رام دیو کو نو لاکھ تنگہ سیاہ مرادی عطا کیا کہ یہاں شہر آباد کرے اور اس کا نام بٹالہ رکھے (ص ۶۳ تا ۶۴) ۳۶ راجہ بیربر۔ بیربل۔ اس کا اصلی نام مہیش داس تھا۔ قوم بھاٹ کالپی کا رہنے والا تھا۔ اوائل جلوس اکبری میں دربار میں داخل ہوا۔ راجہ کا خطاب پایا۔ پھر اکبری نورتن میں شمار ہونے لگا۔ ۹۹۴ھ میں باجوڑ کی مہم میں مارا گیا۔ (امرائے ہنود ص ۸۶-۸۸ مؤلفہ منشی محمد سعید احمد مارہروی۔ مطبوعہ نامی پریس کانپور مئی ۱۹۱۰ء)

۳۷ راجہ ڈہوڈرمل۔ ٹوڈرمل، قوم ٹنڈن گوت کھتری لاہور کا رہنے والا تھا۔ اکبر بادشاہ کا خاص آدمی تھا۔ مؤتمن الدولہ اور عمدۃ الملک کے خطاب سے نوازا گیا۔ ۹۹۲ھ میں منصب چہار ہزاری ملا۔ ۹۹۸ھ میں انتقال کیا۔ (امرائے ہنود)۔ ۳۸ اس سے مراد سنسکرت زبان ہے۔ ۱۲ ۳۹ پرگنہ بجائے تحصیل کے ہوتا تھا۔ ۱۲ ۴۰ تخمینہ سے مراد تخمیناً ہے۔